فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

روزنامہ

الفضل

The Daily

ALFAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۲۹ ذوالحجہ ۱۳۸۹ - ۸ امان ۱۳۴۹ ہش - ۸ مارچ ۱۹۷۰ء | نمبر ۵۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآنِ مجید سب الہامی کتابوں سے افضل و اعلیٰ ہے

جملہ اُمورِ تکمیلِ دین کے بکمال شدّ و مدّ صرف اور صرف قرآن شریف میں ہی بیان کئے گئے ہیں

(۱) "اب اے صاحبو! میں یہ بیان کرتا ہوں کہ وہ امتیازی نشان کہ جو الہامی کتاب کی شناخت کے لئے عقلِ سلیم نے قرار دیا ہے وہ صرف خدا تعالیٰ کی مقدس کتاب قرآنِ شریف میں پایا جاتا ہے۔ اور اس زمانے میں وہ تمام خوبیاں جو خدا کی کتاب میں امتیازی نشان کے طور پر ہونی چاہئیں دوسری کتابوں میں قطعاً مفقود ہیں۔ ممکن ہے کہ ان میں وہ خوبیاں پہلے زمانہ میں ہوں گی مگر اب نہیں ہیں۔ اور گو ہم ایک دلیل سے جو ہم پہلے لکھ چکے ہیں ان کو الہامی کتابیں سمجھتے ہیں مگر وہ گو الہامی ہوں لیکن اپنی موجودہ حالت کے لحاظ سے بالکل بے سود ہیں اور اس شاہی قلعہ کی طرح ہیں جو خالی اور ویران پڑا ہے اور دولت اور فوجی طاقت سب اس میں سے کوچ کر گئی ہے۔" (مضمون جلسہ لاہور منسلکہ چشمۂ معرفت صفحہ ۳۲)

(۲) "اگر کوئی مخالفینِ اسلام میں سے یہ اعتراض کرے کہ قرآنِ شریف کو سب الہامی کتابوں سے افضل اور اعلیٰ قرار دینے میں یہ لازم آتا ہے کہ دوسری الہامی کتابیں ادنیٰ درجہ کی ہوں حالانکہ وہ سب ایک خدا کی کلام ہے اُس میں ادنیٰ اور اعلیٰ کیونکر تجویز ہو سکتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ بیشک بہ اعتبار نفسِ الہام کے سب کتابیں مساوی ہیں مگر باعتبار زیادتِ بیان اور مکملاتِ دین کے بعض کو بعض پر فضیلت ہے۔ پس اس جہت سے قرآنِ شریف کو سب کتابوں پر فضیلت حاصل ہے کیونکہ جس قدر قرآن شریف میں امورِ تکمیلِ دین کے جیسے مسائل توحید اور ممانعت انواع و اقسام شرک اور معالجات امراض روحانی اور دلائل ابطال مذاہبِ باطلہ اور براہین اثبات عقائدِ حقہ وغیرہ بکمال شدّ و مدّ بیان فرمائے گئے ہیں وہ دوسری کتابوں میں درج نہیں۔" (براہینِ احمدیہ صفحہ ۷۰ حاشیہ نمبر ۲)

(۳) "وہ یقینی اور کامل اور آسان ذریعہ کہ جس سے بغیر تکلیف اور مشقت اور مزاحمت شکوک اور شبہات اور خطا اور سہو کے اصولِ صحیحہ معہ اُن کے دلائلِ عقلیہ کے معلوم ہو جائیں اور یقینِ کامل سے معلوم ہوں وہ قرآنِ شریف ہے اور بجز اسکے دُنیا میں کوئی ایسی کتاب نہیں اور نہ کوئی ایسا دوسرا ذریعہ کہ جس سے یہ مقصدِ اعظم ہمارا پورا ہو سکے۔"
(براہین احمدیہ صفحہ ۷۰)

اخبار احمدیہ

● ربوہ ۷ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گزشتہ رات کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ حضور کی حرمِ محترمہ، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے، ثم الحمد للہ۔

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● ربوہ ۷ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے کل یہاں مسجد مبارک میں نمازِ جمعہ پڑھائی۔ حضور نے نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے اِس امر کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان میں بھی اور بیرونِ پاکستان بھی جماعتِ احمدیہ کو تعلیمی خدمات سرانجام دینے کی توفیق مل رہی ہے۔ بالخصوص مغربی افریقہ کے بعض ممالک میں جماعت بیسیوں سکول بہت کامیابی اور خیر و خوبی سے چلا رہی ہے اور اس لحاظ سے وہاں مسلمانوں کی بہت اہم خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ حضور نے پاکستان اور اسی طرح مرکزِ سلسلہ میں جماعت کے تعلیمی اداروں کے معیار کو اِس حد تک بلند کرنے کی اہمیت پر زور دیا کہ دوسرے تعلیمی اداروں کے بالمقابل وہ نمایاں طور پر ایک فرقان کے حامل ہوں۔ اِس سلسلہ میں حضور نے نظارتِ تعلیم اور تعلیمی اداروں کے سٹاف کو انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے انہیں بہت اہم اور قیمتی ہدایات سے نوازا۔

● عزیزہ شمیم اختر لندن سے لکھتی ہیں کہ ان کے دادا محترم مولوی اللہ دتا صاحب بہت بیمار ہیں اور بغرض علاج انہیں کوئین میری ہسپتال لندن میں داخل کیا گیا ہے۔ ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کیا ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو اپنے فضل و کرم سے صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(سردار عبدالحق شاکر واقفِ زندگی۔ ربوہ)

مجلسِ ارشاد مرکزیہ کا اجلاس آج بعد نمازِ مغرب منعقد ہو رہا ہے

ربوہ۔ مجلسِ ارشاد مرکزیہ کا اجلاس آج ۷ مارچ بروز ہفتہ بعد نمازِ مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہو رہا ہے۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اجلاس میں رونق افروز ہو کر احباب کو ارشادات سے نوازیں گے انشاء اللہ العزیز۔ اِس اجلاس میں تقاریر کا پروگرام حسبِ ذیل ہے:-

۱۔ "اسلام میں اجتہاد اور اسکے شرائط" = مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ۔
۲۔ "اسلام کے دورِ اوّل میں منافقین کے فتنے" (از روئے قرآن کریم) = مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی
۳۔ "کلیسا کی طاقت کا نسخہ" (الہام حضرت مسیح موعودؑ) = مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر پروفیسر جامعہ احمدیہ

احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مستفیض ہوں۔

(بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ یہ اجلاس ملتوی کر دیا گیا ہے۔ تاریخ اطلاع حاشیہ میں ملاحظہ ہو)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۸ امان ۱۳۴۹ ہش

اِسلام پھر کس طرح برسرِ عروج آسکتا ہے

آج ہر طرف یہی شور و غوغا ہے کہ اسلام خطرہ میں ہے۔ مسلمانوں نے بھی اسی طرح اسلام کو چھوڑ دیا ہے جس طرح عیسائیوں نے عیسائیت کو چھوڑ دیا ہے۔ البتہ فرق یہ ہے کہ اسلام کی کتاب بعینہٖ جس طرح وہ نازل ہوئی تھی مسلمانوں میں بغیر تحریف و تبدیل کے موجود ہے گو مسلمان اس پر عامل نہیں رہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اسلام دوبارہ اسی طرح عروج حاصل کر سکتا ہے جس طرح قرونِ اولیٰ میں اس کو حاصل رہا ہے۔ اس سوال میں ایک باریک بات ہے جس کی وجہ سے صحیح جواب نہیں ملتا۔ یہ باریک مسئلہ یہ ہے کہ اسلام کو موجودہ مسلمانوں کے ساتھ لازمی قرار دے دیا گیا ہے۔ مسلمان قوم کے زوال کو اسلام کا زوال سمجھ لیا گیا ہے اور چونکہ زمانہ کے حالات ایسے ہو گئے ہیں کہ مسلمانوں کو خواہ وہ کسی ملک کے رہنے والے ہوں مغربی اقوام دباتی چلی جاتی ہیں اِس لئے خیال کیا جاتا ہے کہ اسلام بھی زوال پذیر ہے اور اس کے مٹ جانے کا خطرہ ہے۔

اِس سوال پر مسلمان دانشمند غور کر رہے ہیں اور کسی حد تک اسلام کے لئے جدوجہد بھی ہو رہی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ بہت سے مسلمان دانشور اب اسی طرح سوچنے لگے ہیں جس طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر مسلمانوں کو اسلام کے احیاء کا طریق پیش کیا تھا اور بتایا تھا کہ موجودہ زمانہ میں ایسے ذرائع پیدا ہو گئے ہیں کہ اسلام کو دُنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے ان ذرائع سے کام لیا جا سکتا ہے اور چاہیئے کہ مسلمان پُرانے خیالات میں تبدیلی پیدا کریں اور اس زمانہ کے حالات کے مطابق جدّوجہد کریں۔ اگرچہ ابھی تک مسلمان غلط طریقے پر بضد ہیں۔ مگر عملاً وہ اسی طریق کو اختیار کرنے پر مجبور ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش کیا تھا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہمارے زمانہ میں جو سوال پیش ہُوا کہ کیا وجوہات ہیں جن سے اسلام کو زوال آیا اور پھر وہ کیا ذریعے ہیں جن سے اس کی ترقی کی راہ نکل سکتی ہے۔ اس کے مختلف قسم کے لوگوں نے اپنے اپنے خیال کے مطابق جواب دیئے ہیں مگر سچّا جواب یہی ہے کہ قرآن کو ترک کرنے سے تنزّل آیا اور اسی کی تعلیم کے مطابق عمل کرنے سے ہی اس کی حالت سنور جاوے گی۔ موجودہ زمانہ میں جو اُن کو اپنے خونی مہدی اور مسیح کی آمد کی امید اور شوق ہے کہ وہ آتے ہی اُن کو سلطنت لے دے گا اور کفار تباہ ہوں گے یہ اُن کے خام خیال اور وسوسے ہیں۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ خدا نے جس طرح ابتداء میں دعا کے ذریعہ سے شیطان کو آدم کے زیر کیا تھا اسی طرح اب آخری زمانہ میں بھی دعا ہی کے ذریعہ سے غلبہ اور تسلط عطا کرے گا نہ تلوار سے۔ ہر ایک امر کے لئے کچھ آثار ہوتے ہیں اور اس سے پہلے تمہیدیں ہوتی ہیں۔ بہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ بھلا اگر ان کے خیال کے موافق یہ زمانہ اُن کے دن پلٹنے کا ہی تھا اور مسیح نے آکر ان کو سلطنت دلانی تھی تو چاہیئے تھا کہ ظاہری طاقت اُن میں جمع ہونے لگتی۔ ہتھیار ان کے پاس زیادہ رہتے۔ فتوحات کا سلسلہ اُن کے واسطے کھولا جاتا مگر یہاں تو بالکل ہی برعکس نظر آتا ہے۔ ہتھیار ان کے ایجاد نہیں۔ ملک و دولت ہے تو اَوروں کے ہاتھ ہے۔ ہمّت و مردانگی ہے تو اَوروں میں۔ یہ ہتھیاروں کے واسطے بھی دوسروں کے محتاج۔ دن بدن ذلّت اور ادبار ان کے گرد ہے۔ جہاں دیکھو جس میدان میں سُنو انہیں کو شکست ہے۔ بھلا کیا یہی آثار ہُوا کرتے ہیں اقبال کے؟ ہرگز نہیں۔ یہ بھولے ہوئے ہیں۔ زمینی تلوار اور ہتھیاروں سے ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ابھی تو ان کی خود اپنی حالت ایسی ہے اور بے دینی اور لامذہبی کا رنگ ایسا آیا ہے کہ قابلِ عذاب اور موردِ قہر ہیں۔ پھر ایسوں کو کبھی تلوار ملی ہے؟ ہرگز نہیں۔ ان کی ترقی کی وہی سچّی راہ ہے کہ اپنے آپ کو قرآن کی تعلیم کے مطابق بناویں اور دعا میں لگ جاویں۔ ان کو اب اگر مدد آوے گی تو آسمانی تلوار سے اور آسمانی حربہ سے نہ اپنی کوششوں سے۔ اور دعا ہی سے ان کی فتح ہے نہ قوتِ بازو سے یہ اس لئے ہے کہ جس طرح ابتداء تھی انتہاء بھی اسیطرح ہو۔ آدم اوّل کو فتح دعا ہی سے ہوئی تھی۔ ربّنا ظلمنا انفسنا... الخ اور آدم ثانی کو بھی جو آخری زمانہ میں شیطان سے آخری جنگ کرنا ہے اسی طرح دعا ہی کے ذریعہ فتح ہو گی۔"

(الحکم جلد ۷ نمبر ۱۲ صفحہ ۷-۸ مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء)

قطعہ

سحر، بادِ صبا، موسیقیٔ غم
خریدی جا نہیں سکتی کوئی شَے!
جسے بخشا گیا سوزِ محبت
یہ سب دولت اُسی نادار کی ہے!

سعید احمد اعجاز

"ہفتۂ قرآن مجید کی پیشکش"

قرآنِ حکیم کے فضائل اور امتیازات

از مکرم شیخ عبد القادر صاحب ۲۱۵ رستم پارک نواں کوٹ لاہور

قرآن شریف کا نزول آج سے چودہ سو سال پہلے غار حرا میں اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ کی آیۂ جلیلہ سے شروع ہوا۔ ماہ رمضان کا آخری عشرہ تھا۔ ۲۵ ویں یا ۲۷ ویں رات کو جو لیلۃ القدر کہلاتی ہے۔ لوحِ محفوظ سے قرآن قلب محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم پر اترنا شروع ہوا۔ روح القدس یا جبرئیل کے توسط سے قرآن حکیم کی ۱۱۴ سورتیں ایک مرتبہ نہیں بلکہ تھوڑا تھوڑا کر کے نازل ہوئیں۔ ۲۳ سال میں جو وحی اتری ان ٹکڑوں کی ترتیب خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدائی ہدایت کے ماتحت کی۔ قرآن کریم دنیا کا سب سے بڑا اور ہمیشہ رہنے والا معجزہ ہے۔ قرآن کے اسمائے ان خصوصیات فضائل اور امتیازات کا ذکر ہے جو خاتم الکتب کو حاصل ہیں۔ یہ سب نام قرآن حکیم میں بیان ہوئے ہیں۔

(۱)

اس کا پہلا نام قرآن ہے جو لفظ قَرَأَ سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں اکٹھا کیا جمع کیا دوسرے معنی ہیں پڑھا۔ اعلان کیا۔ گویا یہ کتاب آسمانی صداقتوں کی جامع یا انہیں اکٹھا کرنے والی بہت پڑھی جانے والی اور خدائی پیغام کی منادی کرنے والی ہے

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ

کے فقرہ سے شروع ہونے والی اور

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ

کے فقرہ پر اختتام پذیر ہونے والی وحی دونوں معنوں کے لحاظ سے قرآن ہے۔

فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ

کے لحاظ سے بھی اور

اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ

کے لحاظ سے بھی دونوں معنوں کے پیش نظر قرآن کو جملہ کتب سماوی پر بین فضیلت حاصل ہے۔ آسمانی صداقتوں کا اتنا بڑا گلدستہ اتنا مکمل نظام کہاں مل سکتا ہے؟ پھر لاکھوں دلوں میں قرآن محفوظ ہے۔ اور شب و روز اس کی تلاوت جاری ہے۔ فضائے عالم میں تیرہ سو سال سے ہر وقت اور ہر گھڑی قرآن حکیم کی تلاوت سے صوتی لہریں پیدا ہو رہی ہیں۔ اتنے وسیع پیمانے پر پڑھی جانے والی کتاب اور کوئی نہیں۔ نیز حتمی اپنی کتاب تاریخ عرب میں رقمطراز ہیں۔

"اگرچہ قرآن مجید عہد آفرین کتابوں میں سب سے کم عمر ہے لیکن دنیا میں جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے۔"

(۲)

دوسرا نام الکتاب ہے۔ یعنی ایسی تحریر جو اپنے اندر کمالیت کا جوہر لئے ہوئے ہے قرآن حکیم منفرد کتاب ہے۔ جس میں ایک حرف بھی انسان کا نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی انگلی سے یہ کتاب لوح محفوظ میں لکھی گئی۔

(۳)

قرآن شریف کا ایک نام الفرقان وارد ہوا ہے یعنی حق اور باطل میں فرق کرنیوالا آسمانی کلام۔ کتب سماوی محرف و مبدل ہو چکی تھیں۔ اس سے اندازہ لگائیں کہ تورات میں حیات بعد الآخرت کا ذکر مفقود ہے۔ قرآن حکیم نے باطل کی آمیزش دور کر دی۔ اور اصل تعلیمات سے دنیا کو روشناس کیا معرکہ حق و باطل میں قرآن شریف کی راہ نمائی بے مثال ہے۔

(۴)

اسی طرح الذکر۔ الموعظۃ۔ الحکمۃ۔ الحکم۔ الشفاء۔ الھدیٰ۔ التنزیل۔ الرحمۃ۔ النور۔ الخیر۔ البیان۔ النعمۃ۔ البرھان۔ القیم۔ المھیمن۔ النور۔ الحق۔ حبل اللہ۔ المبین۔ الکریم۔ المجید۔ الحکیم۔ عربی۔ العزیز۔ مکرمۃ۔ مرفوعۃ۔ مطھرۃ۔ کتاب المکنون۔ العجب۔ مبارک۔ مصدق۔

قرآن حکیم کے گوناگوں صفاتی نام اللہ تعالیٰ نے گنوائے ہیں۔ ہر نام کی تفصیل کے لئے دفتر درکار ہیں۔ ان ناموں میں قرآنی فضائل اور امتیازات کی طرف حکیمانہ اشارے موجود ہیں۔

(۵)

قرآن کریم کی خصوصیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں مندرج ذیل ہیں۔

اوّل۔ وہ بے مثل اور بے مانند کتاب ہے۔

دوم۔ وہ جامع حکمت مع کمال ایجاز و اختصار ہے۔

سوم۔ وہ لاکھوں آدمیوں کو حفظ ہے۔

چہارم۔ یہ کتنا بڑا معجزہ ہے کہ کوئی صفحہ اس کا ذکر اللہ سے خالی نہیں ..... اوّل سے آخر تک اللہ ہی اللہ بھرا ہوا ہے اور ہر ایک کلمہ کا مرجع خدا ہے۔

پنجم۔ خوبی قرآن مجید میں یہ ہے کہ جس قدر نام پروردگار کا قرآن مجید میں ہے کسی کتاب میں نہیں اور بقول مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ اس کلام کا خدا سے علاقۂ محبت ثابت ہوتا ہے۔

ششم۔ خوبی قرآن مجید میں یہ ہے کہ جس قدر ستائش اور تعریف خدا تعالیٰ کی بانواع محامد و بمحبوبات تکرار اس کتاب میں ہے دنیا میں اور کسی کتاب میں نہیں۔

ہفتم۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْجِنُّ وَالْاِنْسُ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا

اس آیت شریفہ سے یہ امر بھی متعلق ہے کہ تعلیم حقہ حکمت اور معانی میں کوئی انسانی تعلیم قرآن کریم کا مقابلہ نہیں کر سکتی

(الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۶ء)

(۶)

قرآن حکیم کے فضائل انبیائے بنی اسرائیل نے بھی بیان کئے ہیں۔ سلسلہ موسوی کے آخری پیغمبر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام تھے آپ اور آپ کے حواری اس آسمانی کتاب کی تعریف میں رطب اللسان نظر آتے ہیں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اور ان کے ماننے والوں کی سریانی نظمیں بیسویں صدی کے شروع میں آثار سے منکشف ہوئیں۔ ۴۲ نظموں کی یہ دو ضخیم شائع ہو کر آج ہمارے سامنے موجود ہے۔ نظم ۲۳ میں ایک آسمانی کتاب کے نزول کی بشارت بایں الفاظ دی گئی ہے۔ "اللہ تعالیٰ کا ارادہ ایک خط کی مانند تھا۔ اس کی مرضی آسمان سے اتری۔ اور وہ اس تیر کی طرح بھیجی گئی۔ جو نہایت تیزی سے کمان سے چھوڑا گیا۔ ..... بالآخر ایک (خدائی) چکر نے اس خط کو جا لیا۔ اور وہ اس پر محیط ہو گیا اس چکر کے پاس ایک بادشاہت اور ایک سلطنت کا نشان تھا۔ ہر وہ چیز جس نے اس چکر کو ہٹانے کی کوشش کی، اس کو اس نے درانتی کی طرح ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینک دیا۔ ..... یہ خط ایک حکم اور فرمان تھا جس میں تمام کے تمام علاقے مخاطب تھے۔ .....

یہ خط دراصل ایک بڑی کتاب تھا جس کا ہر ہر حرف خدا کی انگلی نے لکھا تھا۔"

The Lost Books of the Bible by world publishing co. New-York Odes of Solomaw Ode No 23

اس نظم پر عیسائی علماء نے مندرجہ ذیل نوٹ دیا ہے۔

"ایک مختوم خط کا بیان جو کہ خدا نے (بندوں کے نام) بھیجا۔ یہ خط اس صحیفہ کے اسرار میں سے ایک بڑا راز ہے۔"

قرآن حکیم نے اس راز سے پردہ اٹھا دیا۔ یہی وہ کتاب ہے جس کا ذکر قریباً اوّل کے عیسائیوں کی دعاؤں میں کیا گیا۔

آج سے دو ہزار آٹھ سو سال پہلے اللہ تعالیٰ کے ایک بزرگ نبی یسیاہ برپا ہوئے۔ قرآن حکیم نے ان کا نام اَلْيَسَعْ بتایا ہے۔ اس نبی کے صحیفہ میں بیگانہ زار و عرب میں نزولِ وحی کا ذکر ہے۔ صاف لکھا ہے کہ یہ وحی اِقْرَأْ کے لفظ سے شروع ہوگی۔ حضرت الیسع علیہ السلام کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

"پکارنے والے کی آواز! بیابان میں خداوند کی راہ درست کرو عربہ (یعنی صحرائے عرب) میں ہمارے خدا کے لئے شاہراہ ہموار کرو۔ ہر ایک نشیب اونچا کیا جائے۔ اور ہر ایک پہاڑ اور ٹیلہ پست کیا جائے۔ اور ہر ایک ٹیڑھی چیز سیدھی اور ہر ایک ناہموار جگہ ہموار کی جائے۔ خداوند کا جلال آشکارا ہوگا۔ اور تمام نوع انسان اسے دیکھے گی۔ کیونکہ خداوند نے اپنے منہ سے کلام کیا ہے"

سنو کوئی کہہ رہا ہے اِقْرَأْ ایک شخص نے جواب میں کہا اِقْرَأْ دیکھو خداوند بڑی قوت کے ساتھ اور اس کا بازو اس کے لئے

سلطنت کرے گا۔" (یسعیاہ ۴۲: ۱۰۔۱۱ نیو ورلڈ ٹرانسلیشن)

یہ عظیم الشان بشارت سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی شاندار فتوحات اور آپ کے ذریعہ برپا ہونے والے روحانی انقلاب کی آئینہ دار ہے۔ اس بشارت میں بتایا گیا کہ یہ انقلاب ایک غیبی آواز کے نتیجہ میں پیدا ہوگا۔ کوئی پکارنے والا کہے گا "قرأ" زور سے پکار یا منادی کر جواب میں مَا أَقْرَأُ کہتا ہے "کیا پڑھوں؟ کونسا اعلان کروں؟ میں کیا منادی کروں؟ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پہلی وحی میں اسی قسم کا تجربہ ہوا۔ تاریخ ابن ہشام جو کہ آج سے بارہ سو سال پہلے لکھی گئی۔ اس میں لکھا ہے

"رمضان کا مہینہ تھا کہ حضور معہ اپنی اہلیہ کے غار حرا میں تشریف لے گئے جیسے کہ ہمیشہ تشریف لے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ جب وہ رات آئی جس میں آپ رسول ہوئے تو آپ فرماتے ہیں۔ کہ میں سوتا تھا جو میرے پاس جبرائیل آئے اور دیباج کے کپڑے میں لپٹی ہوئی ایک کتاب ان کے پاس تھی۔ مجھ سے کہا اقْرَأْ تو آپ نے فرمایا مَا ذَا أَقْرَأُ۔ جبرائیل نے مجھ کو بھینچا یہاں تک کہ میں سمجھا کہ دم نکل جائیگا پھر چھوڑ دیا اور کہا پڑھ میں نے کہا۔ کیا پڑھوں اور یہ میں اس واسطے کہتا تھا کہ پھر یہ میرے ساتھ وہی کریں۔ جو پہلی بار کیا ہے۔ تب انہوں نے کہا پڑھ۔

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ۔ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ۔

حضور فرماتے ہیں کہ میں نے اس کو پڑھا اور جبرائیل میرے پاس سے چلے گئے۔ اور میری آنکھ کھل گئی۔ پس گویا یہ آیت میرے دل پر لکھی ہوئی تھی۔ فرماتے ہیں پس میں اٹھ کر چلا۔ یہاں تک کہ جب بیچ پہاڑ کے پہنچا تو آسمان سے مجھ کو ایک آواز آئی۔ کہ اے محمد تم خدا کے رسول ہو۔ اور میں جبرائیل ہوں فرماتے ہیں میں نے اوپر سر کیا تو دیکھا کہ جبرائیل ایک انسان کی صورت میں آسمان و زمین کے درمیان معلق کھڑے ہوئے ہیں۔ اور مجھ سے کہا کہ اے محمد آپ خدا کے رسول ہیں۔ اور میں جبرائیل ہوں فرماتے ہیں۔ جب میں اپنی نگاہ ادھر ادھر پھراتا تھا ان کو اپنے پیش نظر دیکھتا تھا۔ اور اسی حالت میں میں کھڑا تھا نہ آگے بڑھتا تھا نہ پیچھے ہٹتا تھا۔ یہاں تک کہ خدیجہ نے میری تلاش میں آدمی بھیجے... آخر جبرائیل میرے سامنے سے چلے گئے۔ اور میں خدیجہ کے پاس آیا۔"

(اردو ترجمہ ص ۱۱۸-۱۱۹)

عبید بن عمیر صحابی رسول نے حضرت عبداللہ بن زبیر سے یہ واقعہ بیان کیا اور قدیم ترین سیرت کی کتاب میں محفوظ ہوگیا۔ اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ یسعیاہ نبی کو نزول وحی کا یہ نظارہ دکھایا گیا۔ بیابان عرب میں پکارنے والے (جبرائیل) کی آواز کو اس نے سنا۔ اِقْرَأْ اور اَقْرَأُ کے کلمات عبرانی میں بیان کئے۔ تاریخ ابن ہشام میں یہی واقعہ درج ہے۔ کتنی مشابہت ہے ۱۲۰۰ سال پہلے کی بشارت اور بشارت سے چودہ سو سال بعد کے واقعہ میں۔

الغرض قرآن حکیم ایک بے مثال اور لازوال کتاب ہے۔ ایک عاشق قرآن نے کس والہانہ انداز میں اپنی کیفیات قلب کا اظہار کیا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"میں نے قرآن کے لفظ میں غور کی تب مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیشگوئی ہے وہ یہ ہے کہ یہی قرآن پڑھنے کے لائق کتاب ہے۔ اور ایک زمانہ میں تو اور بھی زیادہ یہی پڑھنے کے قابل کتاب ہوگی۔ جبکہ اور کتابیں بھی پڑھنے میں اس کے ساتھ شریک کی جائیں گی۔ اس وقت اسلام کی عزت بچانے کے لئے اور بطلان کا استیصال کرنے کے لئے یہی ایک کتاب پڑھنے کے قابل ہوگی۔ اور دیگر کتابیں قطعاً چھوڑ دینے کے لائق ہونگی فرقان کے بھی یہی معنی ہیں۔ یعنی یہی ایک کتاب حق و باطل میں فرق کرنے والی ٹھہرے گی۔ اور کوئی حدیث کی یا اور کوئی کتاب اس حیثیت اور پایہ کی نہ ہوگی۔ اس لئے اب سب کتابیں چھوڑ دو۔ اور رات دن کتاب الٰہی کو پڑھو بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی رات دن جھکا رہے۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں۔ اور حدیثوں کے شغل کو ترک کر دیں۔ بڑے تعجب کا مقام ہے کہ قرآن کریم کا دہ اقتنا اور تدارس نہیں کیا جاتا جو احادیث کا کیا جاتا ہے۔ اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی۔" (الحکم ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۱ء)

ایک احمدی خاندان کا قابل تقلید نمونہ

مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۷۰ء بروز اتوار عزیزہ ناصرہ بشریٰ بیگم بنت ٹھاکر عطاء اللہ صاحب راجپوت نومسلم مرحوم اوکاڑہ ضلع ساہیوال کے رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی جس کے نکاح کا اعلان ۱۴ جنوری ۱۹۶۵ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک میں میرے اکلوتے بیٹے چوہدری محمد مفلح گوندل ملازم داؤد ہرکولیس کھاد فیکٹری شیخوپورہ کے ساتھ فرمایا تھا۔ عزیزہ کے والد ٹھاکر عطاء اللہ صاحب مرحوم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم الیکٹریشن اسسٹنٹ کمشنر کے ذریعہ مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔ چوہدری صاحب مرحوم نے ہی اپنی سرپرستی میں ان کی شادی کروائی۔ جس سے ایک بیٹی اور دو بیٹے پیدا ہوئے۔ میاں بیوی یکے بعد دیگرے انتقال کر گئے۔ اور تینوں بچے یتیم رہ گئے۔ بعد میں ایک بیٹا بھی وفات پا گیا۔ عزیزہ اور اس کا چھوٹا بھائی چوہدری صاحب کی کفالت میں پروان چڑھتے رہے۔ چوہدری صاحب مرحوم کی وفات کے بعد دونوں بہن بھائی کے چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کے برادر اصغر چوہدری غلام قادر صاحب رضی اللہ عنہ۔ امیر جماعت احمدیہ اوکاڑہ کفیل ہوگئے۔ بعد میں عزیزہ کو ہر دو چوہدری صاحبان کی خواہر نسبتی محترمہ آپا بلقیس بیگم صاحبہ ہمشیرہ سر چوہدری شہاب الدین صاحب مرحوم نے اپنی کفالت میں لے لیا۔ اور اپنے ساتھ لاہور لے گئیں۔ اور سگی بیٹیوں کی طرح پالا پوسا۔ مڈل تک تعلیم دلائی۔ سلائی کڑھائی کی ٹریننگ دلوائی اور شادی کے قابل ہو جانے پر بیاہ دیا۔ اس خاندان نے بعض اور یتیم اور بے سہارا لڑکیوں کو بھی اسی طرح پرورش کر کے مناسب جگہ بیاہ دینے کا کار ثواب سرانجام دیا ہے فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

میری بہو عزیزہ ناصرہ بشریٰ بیگم سلمہا کی نسبت میرے بیٹے عزیز محمد مفلح کے ساتھ ہو جانے کے بعد تمام خاندان نے مل کر عزیزہ کی رخصتی کے لئے سامان جہیز تیار کیا۔ اور کیونکہ یہ خاندان باحیثیت خیتدار خاندان ہے۔ اس لئے زمیندار خاندانوں کے رواج کے مطابق افراد خاندان نے ہزار ہا روپیہ کا قیمتی سامان بطور جہیز جو عزیزہ کی زندگی میں کارآمد ہو سکتا ہے۔ دے کر عزیزہ کو سگی بیٹیوں کی طرح رخصت کیا۔ سامان جہیز کی تیاری میں عزیزہ کی مربیہ کے علاوہ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کی صاحبزادی خورشید بیگم صاحبہ اور جناب چوہدری مسعود احمد صاحب باجوہ ابن چوہدری غلام قادر صاحب رضی اللہ عنہ رئیس اوکاڑہ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور چوہدری مسعود احمد صاحب نے بارات کی خاطر تواضع اور مہمان نوازی کے علاوہ رخصتانہ کے تمام انتظامات کئے۔ آپ کی بیگم صاحبہ عزیزہ ثریا بیگم صاحبہ نے بھی عزیزہ کو سگی بہنوں کی طرح رخصت کیا۔ اللہ تعالیٰ تمام خاندان کے افراد کو بڑھ چڑھ کر جزائے خیر دے۔ اور ان سب کو اپنے بال بچوں کے پروان چڑھنے اور دین و دنیا میں کامیاب و کامران ہونے کی خوشیاں دکھلائے آمین

خاکسار حکیم عبداللطیف شاہد دارالنصر غربی ربوہ

ضروری اعلان

مقبول احمد (ولد رحمت علی صاحب مرحوم) سکنہ گوٹھ رحمت علی تعلقہ مورو ضلع نواب شاہ (سندھ) کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ جماعت احمدیہ گوٹھ رحمت علی کے احباب کی ہمالیت بیان کر کے لوگوں سے رقوم لیتے ہیں۔ حالانکہ گوٹھ رحمت علی کی جماعت نے بیان کیا ہے۔ کہ انہوں نے ان کو اپنا نمائندہ نہیں بنایا۔ احباب جماعت کو ان سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔ (ناظر امور عامہ)

درخواست دعا:۔ والدہ محترم شیخ عبدالواحد صاحب سابق مبلغ جزائر فجی کی آنکھ کا اپریشن مورخہ ۲۸ فروری بروز ہفتہ جناح ہسپتال کراچی میں ہوگا ہے۔ اپریشن بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا الحمد للہ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مکمل شفا عطا فرمائے آمین۔ فیض مامون احمد رسول انجینئر کراچی

ماہ بماہ لازمی چندہ جات کی ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال آمد)

بعض فرضی علم اصحاب کے مذہبی خیالات و افکار پر ایک نظر

جو ہو مفید لینا جو بد ہو اس سے بچنا
عقل و خرد یہی ہے فہم و ذکا یہی ہے

(فرمودہ حضرت مسیح موعود)

از مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی
مقیم جبڈا ضلع اٹک

۵۔ اسلام کے موعود کا ظہور اور اس کا مقدس مشن

مخبر صادق حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں آخری زمانہ کی کیفیت دیگر بہت سی پیشگوئیاں فرمائی ہیں۔ وہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے امت مسلمہ کو یہ مژدۂ جانفزا بھی سنایا ہے کہ اسلام کے دور ثانی میں امام مہدی یعنی مسیح محمدی علیہ السلام کا مبارک ظہور ہوگا اور اسکے مقدس انفاس طیبہ باطلہ کو شکست فاش ہوگی اور اسلام کے شاندار ماضی کے روحانی آثار پھر ہویدا ہونے لگیں گے۔ چنانچہ دور حاضر کے ایک عالم مولانا محمد حبیب الرحمٰن صاحب ناظم دار العلوم دیوبند تحریر فرماتے ہیں:۔

"حضرت عمر بن عبد العزیز ایسے گدرے ہیں جن کی شان خلفاء راشدین کی سی تھی اور اس وجہ سے ان کے زمانہ کو مثل زمانہ خلفاء راشدین کہا جاتا ہے یا آخر زمانہ میں امام مہدی ایسے ہوں گے جن کے اندر دونوں وصف یعنی آثار نبوت و حکمت پوری طرح مجتمع ہوں گے اور وہی خیرات و برکات عود کر آئیں گے۔ جو زمانہ نبوت یا خلافت میں تھیں۔ جو زمانہ نبوت یا خلافت میں تھیں اس کا ظہور حضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے وجود کی صورت میں ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کو تاریک پا کر اور اسلام کو خمودہ اعداء میں دیکھکر عین وقت پر اپنے صادق مامور کو بھیج دیا ہے تا اس کے ذریعہ جہاں دوشن مثالوں اور دلائل حقہ سے اسلام کی حقانیت کو عالمگیر رنگ میں درخشندہ کیا جائے۔ وہاں ملت اسلامیہ کی روحانی طور پر راہنمائی کرتے ہوئے از سر نو اسلامی قافلہ کو منزل مقصود کی طرف رواں دواں کیا جا سکے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام اور آپ کے خلفاء اور آپ کی قائم کردہ جماعت کی دردبھری دعاؤں اور عظیم الشان کارناموں کے نتیجہ میں اسلام پر سے دور خزاں بھی ہو کر موسم بہار آ گیا ہے۔ اور چمنستان دین میں دلکش پھول کھل کر اپنی خوشبو سے سعید روحوں کے دماغوں اور قلوب کو معطر کر رہے ہیں اور ہزار ہا نہیں لاکھوں انسان آج کی دنیا میں باطل قیود سے آزاد ہو کر اسلام کے شیریں اور حیات بخش چشمہ سے اپنی روحانی تشنگی بجھا رہے ہیں۔ غرض اس زمانہ میں انسانی نگاہیں مذہبی عالم میں ایک عظیم الشان روحانی انقلاب مشاہدہ کر رہی ہیں اور وہ مبارک گھڑیاں قریب ہیں۔ جب کہ تمام دنیا میں خدا تعالیٰ کے دین اسلام ہی کا روحانی تسلط ہوگا اور مذاہب باطلہ کی شان و شوکت معدوم ہو جائے گی۔

درخواست دعا

میرا بڑا لڑکا عزیز جمیل احمد طارق کل سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(احمد حسین ہیڈ کاتب الفضل)

حکیم عبد الباری صاحب مرحوم کا ذکر خیر

از مکرم محمد عمر بشیر صاحب امیر جماعت احمدیہ۔ چنیوٹ

ابھی کچھ دنوں اخبار الفضل سے محترم مولانا ابو العطاء صاحب کی مشرقی پاکستان کے ایک غریب موصی مرحوم حکیم عبد الباری صاحب کی مغفرت کے لئے دعا کی تحریک میری نظروں سے گذری اور معاً گذرا ہوا زمانہ نظروں میں پھر گیا۔ حکیم صاحب مرحوم کے ساتھ میرے گذشتہ ۲۵ سال سے تعلقات تھے۔

دار جلنگ سے جب میں تبدیل ہو کر ڈھاکہ پہنچا تو حکیم صاحب مرحوم ہی وہ پہلے احمدی تھے۔ جن سے میری ملاقات ہوئی۔ ہر آنے جانے والے کو عجیب دلنشین انداز میں تبلیغ کیا کرتے تھے اپنا یہ معمول بنا رکھا تھا کہ اپنے کسی نہ کسی ذریعہ تبلیغ دوست کو دار التبلیغ میں ضرور لاتے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں آپ نے وصیت بھی کر دی۔ ان کا معمول تھا کہ ہر روز پہلی آمدنی حصہ آمد کی مد میں خود انجمن آ کر دے جاتے تھے اور بڑی خوشی سے ذکر کرتے کہ اب میں دس گنا آمد کی انتظار میں بیٹھا ہوں عجیب بات ہے کہ شام تک ان کی توقع کے مطابق آمد ہو جایا کرتی تھی۔

جب یہ احمدی ہوئے تو تمام رشتہ دار مخالف ہو گئے حتیٰ کہ ان کی اہلیہ بھی اپنے دیگر رشتہ داروں کے زیر اثر آ گئیں۔ اور یہ اکیلے رہ گئے بڑی خواہش رکھتے تھے کہ ان کی اولاد کو بھی اللہ تعالیٰ احمدیت کی نعمت سے فیضیاب کرے۔ مجھے دیکھکر کہنے لگے کہ میرا لڑکا یہاں پڑھتا ہے۔ آپ اس کی پڑھائی میں امداد دیں جس سے ان کی یہ بھی منشا تھی کہ احمدی ماحول سے دوسری صحبتیں خود بخود دور ہو جائیں گی۔ چنانچہ ان کے بڑے لڑکے میرے ساتھ رہنے لگے۔ میں ڈھاکہ میں ایک کرایہ کے مکان میں رہائش پذیر تھا۔ حکیم صاحب مرحوم کی ترغیب پر مجھے دار التبلیغ آنا پڑا۔ حکیم صاحب کے صاحبزادے محمد سلیمان صاحب بھی وہیں میرے ساتھ رہنے لگے۔ پھر میں کلکتہ آ گیا تو محمد سلیمان صاحب بھی میرے ساتھ کلکتہ آ گئے۔ حکیم صاحب کو بہت خوشی محسوس ہوئی تھی کہ ان کے لڑکے بھی پورے طور پر سلسلہ کے کاموں میں دلچسپی لینے لگے تھے۔ ان کی اہلیہ محترمہ بھی اب احمدیت میں داخل تھیں اور اپنے کو احمدی کہنے میں فخر محسوس کرتی تھیں تقسیم ملک کے بعد حکیم صاحب کا کاروبار بھی بہت اچھا چلنے لگا۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد ان کی سادگی سے فائدہ اٹھا کر دوسروں نے ان کی دوکان پر قبضہ کر لیا۔ جس کے بعد ان کی مالی حالت خراب ہو گئی اور صحت بھی سخت متاثر ہوئی یہاں تک کہ آپ صاحب فراش ہو گئے۔ اور آخری چند ہفتے اپنی بڑی لڑکی کے مکان پر گزارے۔ آپ کے بڑے داماد نے (جو غیر از جماعت ہیں اور ڈھاکہ میں آرمی مجسٹریٹ بھی ہیں) ان کی بہت خدمت کی اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے آمین آپنے اپنے سسرال ڈھاکہ کے گھر وفات پائی۔

حکیم صاحب خاص ڈھاکہ کے رہنے والے تھے ان کی پرورش بھی روحانی ماحول میں ہوئی تھی مرد ڈھاکہ کے مشہور بزرگ پیر صاحب گورشہیدی نے آپ کی پرورش کی اور پہلی شادی تک حکیم صاحب پیر صاحب کے ساتھ ہی رہائش رکھتے رہے۔ اپنے پیچھے آپ نے ایک بیوہ اور تین بیٹے (جو سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے صاحب روزگار ہیں) چھوڑے ہیں۔

دعا ہے کہ مولیٰ کریم ان کا حافظ و ناصر ہو اور ان کو اپنے والد مرحوم کے نقش قدم پر چلائے اور ان کو ان کے روحانی ورثہ کا وارث بنائے اور حکیم صاحب کو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

وباؤں کا دفاع

مختلف قسم کی وباؤں کے جراثیم کمزور طبیعتوں اور کمزور بچوں پر بڑی جلدی اثر انداز ہوتے ہیں۔ احمدی بچوں کو اپنی صحت کی حفاظت کے پیش نظر صاف ستھرے کپڑوں میں ملبوس رہنا چاہیئے۔ اور بدن کی صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ غذا سادہ اور وہ اشیاء سبزی استعمال کریں۔ کچی سبزیوں اور پھلوں کو لال دوا کے محلول سے دھو کر استعمال کریں۔ نزلہ زکام اور انفلوئنزا سے بچنے کے لئے صبح شام دار چینی کا قہوہ از حد مفید ہے (ہیکر ٹری ایشاء اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

فہرست صدقہ دہندگان برائے علاج نادار مریضاں فضل عمر ہسپتال ربوہ

xxxxxxxxxx (از ۹/۹ تا ۱۵/۹) xxxxxxxxxx

(۴)

ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی دارالرحمت	ربوہ	۲۵ — ۴۳
حکیم فضل محمد صاحب پتی	ضلع پشاور	۱۵ — ۰۰
ڈاکٹر مسعود احمد صاحب سرجن	سول لائن لاہور	۱۵ — ۰۰
طاہرہ صدیقہ صاحبہ	" "	۱۰ — ۰۰
نعیم رحیم صاحبہ بیگم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب	گوجرخاں	۲۰ — ۰۰
احباب جماعت احمدیہ لائل پور شہر		۵۰ — ۳۷۳
مرزا محمد سرور صاحب سکرٹری مال	چیچہ وطنی	۵۰ — ۰۰
امتہ وحید خالدہ صاحبہ جناح ہسپتال	کراچی	۱۵ — ۰۰
شریف احمد صاحب سکرٹری مال	اسلام آباد	۱۰ — ۰۰
شیخ محمد صدیق صاحب گھی والے	قبولہ ضلع ساہیوال	۴۵ — ۰۰
نامہ ٹریڈنگ ایجنسی		۱۰۹ — ۴۰
منشی سلطان احمد صاحب منڈیکے	ضلع سیالکوٹ	۵۰ — ۰۰
نعیم احمد صاحب پسر چوہدری عبداللہ صاحب بستی بابا اللہ بخش	ضلع رحیم یار خاں	۱۰ — —
ملک بشیر احمد صاحب بشیر میڈیکو	ملتان	۲۰ — ۰۰
میاں احمد منصور صاحب نائب تحصیلدار	سرگودہا	۳۰ — ۰۰
شیخ عبدالحی منصور احمد صاحب ایڈووکیٹ	لاہور	۱۰ — ۰۰
ڈاکٹر عبدالحق صاحب مرحوم بذریعہ گنبد لاہور		۵۰ — ۰۰
سید مجتبیٰ تاثیر صاحب	جہلم	۱۵ — ۰۰
بنت چوہدری محمد انور حسین صاحب ایڈووکیٹ	شیخوپورہ	۵۰ — ۰۰
سیکرٹری صاحب مال از احباب جماعت مالو کے بھگت		۲۶ — ۶۰
ملک عبدالسمیع صاحب ابن بابو عبدالعلیم صاحب مرحوم بذریعہ ملک محمد شفیع صاحب		
نوشہروی - ربوہ		۶۲ — ۰۰
محمد اسلم صاحب	ایبٹ آباد	۱۰ — ۰۰
اخوند فیاض احمد صاحب	سمن آباد لاہور	۱۰ — ۰۰
چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ	جماعت گجرات	۱۰ — ۰۰
سردار بشیر احمد صاحب X.E.N	سمن آباد لاہور	۱۰ — ۰۰
چوہدری عنایت الٰہی صاحب	ملتان	۱۰ — ۰۰
حکیم مظفر احمد صاحب صدیقی	[illegible]	۱۰ — —
چوہدری عبدالرزاق صاحب	"	۱۰ — ۵۰
پیر محمد صاحب سکرٹری مال از جماعت احمدیہ	نور نگر فارم	۱۹۶ — ۵۸
ملک رشید احمد صاحب S.T.E	"	۲۵ — ۰۰
حاجی یوسف شاہ صاحب	گندف ضلع ہزارہ	۱۰ — ۰۰
چوہدری خان محمد صاحب چک ۹۸	پتیلہ سرگودہا	۱۰ — ۰۰
میاں منور احمد صاحب چغتائی سکرٹری مال	عارف والہ	۱۱ — ۰۰
سلیم احمد صاحب چک ۹۸	شمالی سرگودہا	۴۰ — ۰۰
برکت علی صاحب چک ۱۰۸ N.B	جڑانوالہ	۵۰ — ۰۰
غلام محمد پدیزہ سکرٹری مال حلقہ گنج	شیخوپورہ لاہور	۳۱ — ۰۰
چوہدری نورالدین صاحب جہانگیر	ساہیوال	۲۵ — ۰۰
زاہدہ جمال صاحبہ	لاہور	۱۰ — ۰۰
چوہدری محمد اکرم خان صاحب	حیدرآباد سندھ	۵۰ — ۰۰
امتہ الصبور صاحبہ بنت ناصر احمد صاحب قریشی	سمن آباد لاہور	۱۰ — ۰۰
خواجہ عبدالواحد صاحب سکرٹری مال	گوجرخاں	۳۰ — ۰۰
فضل القادر صاحب	پشاور	۲۰ — ۰۰
محمود احمد صاحب	باجوہ پشاور	۱۰ — ۰۰
مختار احمد صاحب بٹ	"	۱۱ — ۰۰
قیمت بکرا برائے صدقہ		۲۱ — ۵۰

حمیدہ خاتون صاحبہ اہلیہ عبدالرشید صاحب	لدی تندرانیہ حال پشاور	۱۵ — ۰۰
حبیب اللہ صاحب بٹ	کراچی	۴۰۰ — ۰۰
چوہدری فضل احمد صاحب لطیف	نگر فارم سندھ	۱۰ — ۰۰
صلاح الدین صاحب چک ۳۶	نہر مراد بہادر نگر	۲۰ — ۰۰
چوہدری ثناء اللہ صاحب	انجرا گجرات	۱۰ — ۰۰
مطیع اللہ صاحب	"	۱۰ — ۰۰
چوہدری غلام محمد صاحب صدر جماعت	چنگا بنگیال	۲۰ — ۰۰

سترہ آیات اور خدام الاحمدیہ

تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے گذارش ہے کہ جلد از جلد سترہ آیات کی رپورٹ درج ذیل شکل میں ارسال کریں۔ قائدین اضلاع بھی اس بات کی نگرانی کریں کہ ان کی کوئی مجلس ایسی نہ ہو جس نے یہ رپورٹ نہ بھجوائی ہو۔

کل خدام	مکمل حفظ کرنیوالے	نامکمل حفظ کرنے والے	بالکل نہ حفظ کرنیوالے

مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ناظمین اضلاع کی خدمت میں ایک ضروری گذارش

گزشتہ سارے سال کی ماہوار رپورٹوں کا جائزہ بتاتا ہے کہ ابھی تک بیشتر مجالس پر ماہوار رپورٹوں کی اہمیت واضح نہیں ایک حصہ تو ایسا ہے جو سرے سے کوئی رپورٹ نہیں ارسال کرتا اور ایک حصہ سے صرف اِکا دُکا رپورٹیں موصول ہوتی ہیں۔ لہٰذا ناظمین اضلاع کی خدمت میں میری گذارش ہے کہ وہ اس طرف غیر معمولی توجہ فرمائیں۔ اگر کوئی مجلس ابتدائی قدم بھی نہیں اٹھا رہی تو اس سے یہ کیونکر امید کی جا سکتی ہے کہ وہ انصار اللہ کے سالانہ لائحہ عمل کی روشنی میں کوئی کام کر رہی ہے یا کر سکتی ہے۔

(نائب قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

آخری تاریخ

مجلس اطفال الاحمدیہ کی رپورٹس موصول ہونے کی آخری تاریخ ہر ماہ کی پندرہ تاریخ ہے جملہ ناظمین اطفال و قائدین مجالس سے اس کی پابندی کی درخواست ہے

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم نذر محمد صاحب دھرہ محلہ اندرملی مسجد چنیوٹ ضلع جھنگ نے درخواست دی ہے کہ مکرم شیخ محمد حنیف بتاریخ ۹/۹ ۱۱ وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کی امانت وقف کھاتہ تحریک جدید میں ۹۸۹۰ روپے جمع ہیں یہ رقم ادا کر دی جائے۔ چونکہ مرحوم غیر شادی شدہ تھے۔ اسلئے مرحوم کا میرے اور میری بیوی الٰہی نور کے علاوہ اور کوئی وارث نہیں ہے۔

لہٰذا استدعا ہے کہ جلد مجھے رقم دلانے کا فیصلہ صادر فرما کر ممنون فرمائیں اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو۔ تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

شہنشاہ ایران کا پُرتپاک خیر مقدم

راولپنڈی ۶ مارچ۔ شہنشاہ ایران آریا مہر رضا شاہ پہلوی کل نصیر آباد پہنچکالہ کے ہوائی اڈے پر اترے تو ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ شاہ ایران صدر پاکستان جنرل اے ایم یحییٰ خان کی دعوت پر پانچ روزہ دورے پر پاکستان آئے ہیں۔ ان کے ہمراہ ایران کے وزیر خارجہ مسٹر اردشیر زاہدی سمیت ۲۲ افراد کی جماعت بھی پاکستان آئی ہے۔ شہنشاہ ایران جب طیارے سے باہر نکلے تو صدر یحییٰ خان نے آگے بڑھ کر معزز مہمان کو خوش آمدید کہا۔ شاہ کا طیارہ ہوائی اڈے پر پہنچا تو موسلا دھار بارش ہو رہی تھی تاہم اس کے باوجود ہزاروں شہری شاہ ایران کی جھلک دیکھنے کے لئے وہاں موجود تھے۔ معزز مہمان جب طیارے سے باہر آئے تو انہیں اکیس توپوں کی سلامی دی گئی۔

ہوائی اڈے پر معزز مہمان کا استقبال کرنے کے لئے صدر یحییٰ خان کے علاوہ ان کی کابینہ کے تمام ارکان پاکستان میں دوسرے ملکوں کے سفیر اعلیٰ سرکاری فوجی حکام معزز شہری اور ہزاروں کی تعداد میں عوام موجود تھے۔ ہوائی اڈے کو دلہن کی طرح آراستہ کیا گیا تھا۔ شہنشاہ ایران جب طیارے سے نیچے اترے تو صدر یحییٰ خان نے معزز مہمان کا اپنی کابینہ کے ارکان، غیر ملکی سفیروں اور اعلیٰ سرکاری فوجی افسران سے تعارف کرایا۔ اس کے بعد معزز مہمان کو سلامی کے چبوترہ پر لے گئے۔ جہاں پاکستانی فوج کے ایک چاق و چوبند دستے نے معزز مہمان کو سلامی دی۔ شاہ ایران جب طیارے سے نیچے اترے تو دو خوبصورت بچوں نے انہیں پھولوں کے گلدستے پیش کئے ہوائی اڈے کی تقریبات سے فارغ ہو کر معزز مہمان صدر یحییٰ خان کی معیت میں صدارتی مہمان خانے کی طرف روانہ ہوئے یہ تمام راستہ پوری طرح آراستہ کیا گیا تھا۔

انتخابات کے لئے قانونی ڈھانچہ

راولپنڈی ۶ مارچ۔ صدر جنرل اے ایم یحییٰ خان نے کہا ہے کہ ۵ اکتوبر کو انتخابات کرانے کے لئے عبوری قانونی ڈھانچے کا اعلان ۱۳ مارچ کو کر دیا جائے گا۔ یہ بات انہوں نے کل سہ پہر کو ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہی۔ وہ شاہ ایران کا استقبال کرنے کے لئے چکلالہ کے ہوائی اڈہ پر آئے ہوئے تھے۔

صدر یحییٰ خان نے کہا کہ قانونی ڈھانچے کا اعلان شیڈول کے مطابق ہوگا۔ اس کے بارے میں انہوں نے ۲۸ نومبر ۱۹۶۹ء کو عام انتخابات کے بارے میں قوم کے نام اپنی نشری تقریر میں قوم سے کہا تھا کہ انتخابات کرانے کے لئے عبوری قانونی ڈھانچہ ۱۳ مارچ ۱۹۷۰ء تک تیار ہو جائے گا۔ اور اس میں کسی قسم کی تاخیر نہیں ہوگی۔ ایک اخبار نویس نے صدر سے پوچھا کہ کیا قانونی ڈھانچہ میں ون یونٹ کے توڑنے کے بارے میں تفصیلات ہوں گی تو انہوں نے کہا کہ ون یونٹ توڑے جائے گا لیکن انہوں نے اس کی تاریخ نہیں بتائی۔ صدر نے مزید کہا کہ ون یونٹ توڑنے کے بارے میں تمام تفصیلات طے کی جا چکی ہیں۔

قانونی اصلاحات کمیشن کی رپورٹ

راولپنڈی ۶ مارچ۔ قانونی اصلاحات کمیشن نے اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے جس میں عدلیہ کو انتظامیہ سے الگ کرنے جوڈیشل سیشن سپرد گی اور دارنٹ ٹرائیل (ماسوائے ان کیسوں کے جو سیشن کی عدالت یا ہائی کورٹ کے زیر سماعت ہوں) ختم کرنے کی سفارشات پیش کی گئی ہیں۔

نادر موقعہ

ایک جنرل سٹور گولبازار ربوہ ہی قابل فروخت ہے
خواہشمند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کریں
بشارت الرحمٰن۔ معرفت
مسعود الیکٹرک ورکس۔ اڈہ لاریاں ربوہ

امانت تحریک جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنا ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور پھر اس کا دینا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں تو سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں"۔

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

بعدالت جناب چوہدری فیض احمد اسلم صاحب پی سی ایس۔ ایڈیشنل سیشن جج بافتیار ضابطہ کنٹرولر لائل پور

مقدمہ نمبر ۱/۲ بابت سال ۱۹۷۰ء

درخواست تقرری ولیوالیہ

احمد دین ولد محمد علی قوم مغل ساکن مکان نمبر P.2108/W.6 بلاک ڈی گلی ۳ جھنگ مانہ لائل پور (سائل)

بنام

۱۔ محمد ریاض ملک ولد جمال الدین قوم کھوکھر ساکن محلہ اسلام پورہ دھوبی گھاٹ لائل پور
۲۔ شیخ نصیر احمد ولد شیخ بشیر احمد ایڈووکیٹ ۱۳ ٹمپل روڈ۔ لاہور
۳۔ سید محمد اسلم شاہ ولد سید عطا محمد شاہ قوم سید مینیجر سنگر سیون مکینی نزد دھیاں محمد ٹرسٹ لائل پور
۴۔ امیہ بائی زوجہ احمد دین ساکن مکان نمبر P.2108/W.6 بلاک ڈی گلی ۳۔ لائل پور جھنگ بازار
۵۔ شیخ محمد انعام ولد شیر محمد قوم شیخ ساکن گول کریانہ لائل پور۔

بنام مسئول الیہ

ہر گاہ مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں سائل درخواست برائے تقرری ولیوالیہ دی ہے۔ اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر کسی کو کوئی عذر نسبت درخواست ہذا ہو تو بتاریخ ۱۸/۳ عدالت ہذا میں حاضر ہو کر بیان کرے عدم حاضری قانونی کارروائی کی صورت میں کی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۲ مارچ ۱۹۷۰ء کو بہ ثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت سے جاری ہوا۔

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

درخواستِ دُعا

محترمہ والدہ صاحبہ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب آف کرونڈی کی بہت زیادہ علیل ہیں اور ان دنوں طبیعت زیادہ ناساز ہے۔

جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار عبدالغفور
(کارکن دفتر وقف عارضی۔ ربوہ)

ہمدرد نسوار (جنوب الٹھرا) مرض اٹھرا کمبے نقیب علاج دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس ملبس ۲۰ روپے

مجلس دینیات جامعہ نصرت ربوہ سے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ کا اہم خطاب

دینیات کے امتحان میں اوّل آنے والی طالبہ کے لئے "نصرت جہاں میڈل" کے اجراء کا اعلان

سالِ رواں میں مجلسِ دینیات کے تحت ایک اہم اجلاس منعقد کیا گیا اس اجلاس کی سب سے بڑی غرض وہ انعام تقسیم کرنا تھی جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جامعہ نصرت کی طالبات کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ جلسہ تقسیم اسناد ۱۹۶۸ء کے موقع پر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا تھا :-

"آئندہ سال جو طالبہ قرآن مجید اور کتب حضرت مسیح موعودؑ کے امتحان میں اوّل آئے گی میری طرف سے اس کو سال بھر کی ٹیوشن فیس بطور انعام دی جائے گی"

چنانچہ دورانِ سال طالبات نے حضور کے اس ارشاد کو اپنا مطمح نظر بنائے رکھا۔ اور خدا کے فضل و احسان سے جامعہ نصرت کی تمام کلاسز نے وہ انعام حاصل کر لیا۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سالِ چہارم میں سے محترمہ ناصرہ لطیف صاحبہ بنت شہزادہ عبد اللطیف صاحب سال سوم میں سے محترمہ امۃ المعمور صاحبہ بنت محترم سید میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ اور محترمہ امۃ الحکیم لئیقہ صاحبہ بنت محترم مولانا ابو العطاء صاحب سال دوم میں سے محترمہ طاہرہ صاحبہ بنت مکرم فضل قادر صاحب اور سال اوّل میں سے محترمہ بشریٰ شاہدہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب۔

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے ان تمام طالبات کو اپنے دستِ مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔ تقسیم انعامات کے بعد آپ نے طالبات جامعہ نصرت کو نہایت ہی بیش قیمت نصائح سے نوازا آپ نے فرمایا :-

"مجھے مجلس دینیات جامعہ نصرت کی رپورٹ سن کر بہت خوشی ہوئی ہے اس مجلس کا قدم اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی طرف ہے۔ آج کا جلسہ بہت ہی اہم ہے کیونکہ اسکی غرض وہ انعام تقسیم کرنا ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ نصرت کی طالبات کے لئے مقرر فرمایا تھا سو الحمد للہ خدا کے فضل سے کالج کی چاروں کلاسز نے وہ انعام حاصل کیا۔ میں طالبات پرنسپل جامعہ نصرت اور اساتذہ کو جزاکم اللہ دیتی ہوں۔ اور آئندہ کے لئے اپنی کوششوں کو جاری رکھنے کی تلقین کرتی ہوں اور امید رکھتی ہوں کہ طالبات

فاستبقوا الخیرات

کو مدنظر رکھتے ہوئے آئندہ سال بھی اس انعام کو حاصل کرنے کی پوری پوری کوشش کریں گی۔

اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا میں بارہا کہتی رہی ہوں کہ اس کالج کی طالبہ کی اصل غرض دینی تعلیم حاصل کرنا ہے۔ اگر صرف کتابیں رٹ لینا اور انعام حاصل کرنا ہی مقصد ہو تو کیا فائدہ۔ آپ قرآن مجید پڑھتی ہیں اس کی غرض صرف پڑھنا ہی نہیں بلکہ اس کا مقصد ہے کہ پڑھنے کے بعد اس پر عمل بھی کیا جائے اگر قرآنی احکامات پر آپ کا عمل نہ ہو تو قرآن مجید پڑھنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔ قرآن میں کہیں بھی صرف ایمان کا ذکر نہیں۔ ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کا بھی ذکر ہے۔ ایمان کا بیج بڑھتا نہیں جب تک اعمال صالحہ کا پانی ساتھ نہ ہو پس پیاری بچیو قرآن مجید کے پڑھنے کے ساتھ ساتھ اپنا عمل بھی قرآن کے مطابق بناؤ۔ آپ نے اس کالج میں دینیات کو محض مضمون کے طور پر نہیں پڑھنا۔ بلکہ آپ میں سے ہر ایک طالبہ کا فرض ہے کہ وہ اپنی زندگی کا جائزہ لے کہ جو کچھ اس نے قرآن مجید میں پڑھا ہے ہماری زندگی کا ہر عمل اس کے مطابق بھی ہے یا نہیں۔ آپ میں سے ہر ایک طالبہ قرآن مجید کے کسی ایک حکم کو بھی ٹالنے والی نہ ہو۔ میری عزیز بچیو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی عملی تصویر کو اپنے اعمال سے ظاہر کر دیا۔ کیا ازدواجی زندگی اور کیا دوستوں دشمنوں سے سلوک، جنگوں کے اصول۔ غرض آپ کی تمام زندگی قرآنی احکام کے عین مطابق نظر آتی ہے۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے ہر حکم پر عمل کر کے دکھا دیا۔ تا آپ کے ماننے والے آپ کی تقلید میں اپنی زندگیاں اسطرح گزاریں۔ اسلام ایک مذہب ہے جس نے رواداری کا حکم دیا۔ آپ نے فرمایا تم مشرکوں کے بتوں کو برا نہ کہو اس کے جواب میں وہ تمہارے معبود کو برا بھلا کہیں گے۔ کتنا اچھا اور دل میں گھر کرنے والا اصول ہے پھر اللہ تعالیٰ نے

ادع الی سبیل ربک

یعنی اپنی تعلیم کو دوسروں تک پہنچانے کا حکم دیا۔ پس آپ بھی اپنے قول اور عمل سے دنیا کو اپنے رب کی طرف بلائیے۔ ایسی دلیل پیش کیجئے جو ان کی دلیل سے زیادہ اچھی ہو۔ ایسا عمل دکھائیے جو ان کے عمل سے زیادہ احسن ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی اصلاح کی توفیق بخشے آمین۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ جس طرح یونیورسٹی میں الف اے۔ بی اے، کے سالانہ امتحانات میں اوّل آنے والی طالبہ کو میڈل دیا جاتا ہے اسیطرح آئندہ سال سے جامعہ نصرت کی جو طالبہ دینیات کے نظارتہ کے امتحان میں اوّل آئے گی اسے لجنہ مرکزیہ کی طرف سے

"نصرت جہاں میڈل"

دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ نیز آپ نے فرمایا کہ جامعہ نصرت کی اصل غرض دینیات سکھانا ہے اس لئے کالج میں سب سے مقدم دینیات کا مضمون ہے۔ باقی مضامین کو ثانوی حیثیت حاصل ہے۔ پس کالج میں دینیات کی صدر کو وہی حیثیت حاصل ہونی چاہیئے جو یونین کی صدر ہیڈ گرل اور کالج کونسل کو حاصل ہوتی ہے نیز مجلس دینیات کی صدر کے انتخابات کے لئے یہ ضروری نہیں کہ باقی مجالس کی طرح Contesting ہو بلکہ اسی طالبہ کو یہ اعزاز ملنا چاہیئے جو نہ صرف علم دینیات میں دسترس رکھتی ہو بلکہ اس کا عمل اس کی چال ڈھال بھی قرآن کے مطابق ہو اس سلسلے میں پرنسپل صاحبہ اور سٹاف کی رائے بھی شامل ہونی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ اللھم آمین)

مرتبہ : رضیہ درد ایم اے
(انچارج مجلس دینیات جامعہ نصرت ربوہ)

ضرورت ہے

۱۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایک لیبارٹری اسسٹنٹ کی ضرورت ہے۔ امیدوار کے لئے کم از کم سائنس کے مضامین میں میٹرک ہونا ضروری ہے۔ اسامی مستقل اور پنشن والی ہے۔ ربوہ میں رہائش اور ملازمت کے خواہش مند احمدی نوجوان اپنے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ درخواستیں ۵ مارچ تک بنام پرنسپل بھجوا دیں اور مورخہ ۷ مارچ کو انٹرویو کے لئے حاضر ہو جائیں۔ تنخواہ کا گریڈ ۹۰-۴-۱۳۰/ ۵-۱۶۰-۶-۲۲۰/ ہوگا۔ تمام امیدواروں کو انٹرویو کے لئے اپنے خرچ پر آنا ہوگا۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

۲۔ نصرت گرلز ہائی سکول کے ہوسٹل کے لئے ایک لیڈی سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ بالمقطع -/۷۵ روپے ماہوار ہوگی۔ ربوہ میں رہائش رکھنے کا یہ اچھا موقع ہے ضرورت مند ۲۰ مارچ تک درخواست بنام ہیڈ مسٹریس صاحبہ نصرت گرلز ہائی سکول مع سفارش مقامی امیر بھجوا دیں

شرائط :- درخواست کنندہ کے لئے ضروری ہے کہ کم از کم میٹرک جے۔ وی یا میٹرک ایس وی ہو۔ رجسٹرڈ معلمات جن کی صحت اچھی ہو درخواست دے سکتی ہیں۔ عمر کم از کم ۳۰ سال ہو۔ حسابات رکھنے اور انتظامیہ قابلیت کی اہل ہو۔

ہیڈ مسٹریس
نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴